بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

اس اشاعت میں ہمارے فاضل دوست لفٹنٹ کرنل خواجہ عبدالرشید صاحب کا ایک مقالہ دربار جہانگیری کے ملک الشعرا طالب آملی پر شائع ہو رہا ہے اس مقالہ کی تقریب یہ ہے کہ موصوف کو اتفاق سے دیوان طالب آملی کا ایک قدیم ترین نسخہ بصرف زر کثیر ہاتھ لگ گیا اور انھوں نے اس کا مطالعہ شروع کر دیا مطالعہ کی تیز رفتاری کا یہ عالم کہ بیس دن میں پورا دیوان از اول تا آخر پڑھ کر اس کا انتخاب بھی کر لیا اب انھوں نے اس دیوان کو اڈٹ کر کے شائع کرنے کا ارادہ کیا تو اس سلسلہ میں دیوان کے مزید نسخوں اور ان کی نسبت معلومات فراہم کرنے کی غرض سے انھوں نے ہند و پاکستان کے اپنے متعدد دوستوں اور ارباب علم کو خطوط لکھے لیکن کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ان میں سے اکثر اصحاب نے موصوف کو جواب تک لکھنے کی زحمت گوارا نہ کی اس کے برخلاف بت کدہ میں برہمن کی پختہ زناری دیکھئے موصوف نے ایک خط عہد حاضر کے مشہور مستشرق اور ہفت زبان فاضل پروفیسر اے جے آربیری کو بھی لکھا تھا انھوں نے چند روز کے بعد خط کا تسلی بخش جواب دیا اور ہمارے فاضل دوست کو اس یافت پر مبارک باد پیش کی انھوں نے لکھا

> "آپ کو بلاشبہ ایک بہت دلچسپ اور قیمتی مخطوطہ ملا ہے میں نے کیٹلاگس دیکھی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ دیوان طالب آملی نادر نہیں ہے لیکن آپ کا مخطوطہ بے شبہ سب سے زیادہ پرانا یا کم از کم ایک قدیم ترین مخطوطہ ہے۔ برٹش میوزیم میں جو نسخہ موجود ہے اس پر ۱۰۸۰ھ کی تاریخ ہے۔ اس لحاظ سے یہ مخطوطہ بھی آپ کے مخطوطہ سے ۲۰ سال بعد کا لکھا ہوا ہے انڈیا آفس لائبریری اور کیمبرج کی بوڈلین لائبریری میں بھی اس دیوان کے چند مخطوطے ہیں لیکن یہ سب بہت بعد کے لکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں آپ کی اس خریداری پر آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور مجھ کو یقین ہے کہ آپ ایسی عمدہ خطاطی سے